ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. Oct-Dec 2025.Page#.3976-3990
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Ethical and Sharīʿah Implications of Deepfake Technology: An Examination of Slander, Character Assassination, and Human Dignity

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے اخلاقی وشرعی مضمرات: بہتان، کردار کشی اور انسانی تکریم کا جائزہ

Muhammad Umer Farooq
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
umer353264@gmail.com
Dr. Muhammad Shahid Khan
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
The discussion and arguments presented in this article clearly demonstrate that deepfake technology is not merely a modern digital invention; rather, it constitutes a profound ethical and Sharīʿah-related issue that directly impacts human dignity, the sanctity of honor, and social trust. In Islamic law, false accusation, false testimony, and character assassination have always been regarded as grave crimes, and deepfake technology presents these very offenses in a new and far more effective form.Islamic ethics, the objectives of Sharīʿah (Maqāṣid al-Sharīʿah), and the guidance of contemporary juristic institutions all appear to agree that any technology which reduces human beings to mere instruments and harms their dignity cannot be deemed acceptable. Therefore, the solution to the problem of deepfakes is not merely technical or legal, but also moral and religious.If deepfake technology is left unchecked without clear Sharīʿah and ethical boundaries, it may give rise to a form of moral chaos in modern societies whose consequences will be felt for generations. Conversely, if this technology is evaluated through the lens of Islamic principles such as human dignity, justice, and responsibility, the protection of human honor and social justice can be ensured.First, the development and dissemination of deepfake technology should, in principle, be declared prohibited, except in limited cases where there is no harm and a transparent, clearly defined purpose.Second, the use of an individual's voice, image, or identity without their consent is Islamically impermissible; therefore, strict ethical and legal restrictions must be imposed on such practices.Third, public awareness regarding digital ethics should be promoted within Islamic societies so that people can understand the dangers of deepfakes and refrain from becoming part of their spread.Fourth, juristic institutions should maintain continuous ijtihād-based oversight of deepfake technology and similar innovations, as the pace of technological advancement far exceeds that of traditional juristic discourse.

***Keyword**: "Deepfake Technology, Ethical Consequences, Defamation, Character Assassination, and Their Impact , on Human Dignity in the Light of Sharīʿah.*

تمہید

اکیسویں صدی میں مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence)نے انسانی معاشروں کے فکری، سماجی اور اخلاقی ڈھانچے کو جس تیزی سے متاثر کیا ہے، اس کی مثال ماضی کی کسی ٹیکنالوجی میں مشکل سے ملتی ہے۔ معلومات کی تیاری، ترسیل اور قبولیت کے طریقے بنیادی طور پر تبدیل ہو

چکے ہیں۔ جہاں یہ تبدیلی سہولت، رفتار اور وسعت کا باعث بنی ہے، وہیں اس نے ایسے نئے اخلاقی بحرانوں کو بھی جنم دیا ہے جو انسانی سچائی، اعتماد اور وقار کو براہِ راست چیلنج کرتے ہیں۔ انہی بحرانوں میں سے ایک نہایت سنگین مسئلہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی (Deepfake Technology) کا ہے۔

ڈیپ فیک محض ایک جدید تکنیکی ایجاد نہیں، بلکہ یہ انسانی تجربے کے اس بنیادی اصول کو متزلزل کر دیتی ہے جس کے تحت "دیکھنا" اور "سننا" سچائی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔ جب کسی شخص کی ایسی ویڈیو یا آڈیو تیار کر لی جائے جس میں وہ ایسے افعال انجام دیتا یا ایسے اقوال ادا کرتا نظر آئے جو اس نے حقیقت میں کبھی نہیں کیے، تو یہ صرف جھوٹ نہیں رہتا بلکہ مصنوعی طور پر تخلیق کردہ بہتان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس بہتان کی سنگینی اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اس میں جھوٹ محض بیان کی صورت میں نہیں بلکہ بصری و سمعی شہادت کی شکل میں سامنے آتا ہے، جسے عام انسان رد کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

1) وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا[1]

اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔

عزت و تکریمِ انسانی

اسلامی شریعت کے تناظر میں یہ مسئلہ غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے، کیونکہ اسلام میں انسانی آبرو، کردار اور عزت کو بنیادی انسانی حقوق میں شمار کیا گیا ہے۔ آیتِ مذکورہ کے مطابق

2) وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ

اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔

کے تحت انسان کی تکریم کو خداداد حقیقت قرار دیتا ہے اور بہتان، جھوٹی شہادت اور کردار کشی کو شدید گناہ اور سماجی فساد کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔[2] ڈیپ فیک ٹیکنالوجی ان ہی ممنوعات کو ایک نئی، زیادہ طاقتور اور زیادہ تباہ کن صورت میں سامنے لاتی ہے، جس کے اثرات فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کے اخلاقی توازن کو بگاڑ دیتے ہیں۔ یہ آرٹیکل اسی بنیاد پر یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کو اسلامی اخلاقیات میں محض "غلط استعمال" نہیں بلکہ انسانی تکریم اور حرمتِ آبرو پر براہِ راست حملہ سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ کی نوعیت اور اہمیت

اولاً: ڈیپ فیک ٹیکنالوجی نے جدید دنیا کو جس اخلاقی بحران سے دوچار کیا ہے، وہ محض نجی زندگی کی خلاف ورزی تک محدود نہیں۔ یہ بحران دراصل سچائی کے تصور، شہادت کی حیثیت اور انسانی شناخت کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے۔ ماضی میں جھوٹ اور بہتان عموماً زبانی یا تحریری صورت میں ہوتے تھے، جنہیں شواہد، گواہوں یا قرائن کے ذریعے چیلنج کیا جا سکتا تھا۔ اس کے برعکس ڈیپ فیک میں جھوٹ ایسی صورت میں پیش ہوتا ہے جو بظاہر مکمل حقیقت سے مشابہ ہوتی ہے۔

---

[1] ۔ الاسراء 17:70.

[2] ۔النور 24:19

لوسیانو فلاریڈی کے مطابق ڈیجیٹل عہد میں معلومات اب صرف "حقائق کی نمائندگی" نہیں رہیں بلکہ تکنیکی عمل (technical production) کا نتیجہ بن گئی ہیں، جس سے سچ اور فریب کے درمیان حدفاصل دھندلا جاتی ہے۔[3] ڈیپ فیک اسی دھندلاہٹ کی ایک انتہائی شکل ہے، کیونکہ اس میں انسان کی آواز، چہرہ اور حرکات اس کے اختیار سے باہر لے جاکر جھوٹ کی خدمت میں لگادی جاتی ہیں۔

ثانیاً: اسلامی تناظر میں یہ مسئلہ اس لیے بھی زیادہ اہم ہے کہ شریعت میں الزام، شہادت اور فیصلہ سب اخلاقی ذمہ داری سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب جھوٹ اس درجہ قائل کرنے والی صورت اختیار کرلے کہ حقیقت اور فریب میں فرق ممکن نہ رہے، تو عدل، قضاء اور سماجی انصاف کا پورا نظام خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس لیے ڈیپ فیک کو محض تکنیکی یا قانونی مسئلہ سمجھنا ناکافی ہے؛ اسے ایک اخلاقی اور شرعی بحران کے طور پر دیکھنا ناگزیر ہے۔

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا مفہوم

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی دراصل مصنوعی ذہانت کے اس ذیلی میدان سے تعلق رکھتی ہے جسے Generative Artificial Intelligence کہا جاتا ہے۔ اس کا بنیادی ڈھانچہ عموماً Generative Adversarial Networks (GANs) پر مشتمل ہوتا ہے، جہاں دو نیورل نیٹ ورکس ایک دوسرے کے مقابل کام کرتے ہیں۔ ایک نیٹ ورک جعلی مواد تیار کرتا ہے، جبکہ دوسرا اس جعلی مواد کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مسلسل مقابلے کے نتیجے میں ایسا مصنوعی مواد پیدا ہوتا ہے جو انسانی حواس کے لیے حقیقت سے الگ کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے[4]

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کی صورتیں:

ڈیپ فیک کی نمایاں صورتیں درج ذیل ہیں:

ڈیپ فیک ویڈیو:

کسی شخص کے چہرے اور تاثرات کو کسی اور ویڈیو پر اس طرح فِٹ کرنا کہ وہ مکمل طور پر حقیقی محسوس ہوں۔

ڈیپ فیک آڈیو (Voice Cloning):

کسی شخص کی آواز کی نقل کرکے ایسے جملے تیار کرنا جو اس نے کبھی ادا نہیں کیے۔

تصویری جعل سازی:

تصاویر میں انسانی خدوخال یا حرکات کو اس طرح تبدیل کرنا کہ وہ مستند معلوم ہوں۔

یہ تمام صورتیں اس وقت تک محض تکنیکی تجربات سمجھی جاسکتی ہیں جب تک ان کا مقصد تفریح یا واضح تخلیقی اظہار ہو۔ لیکن جیسے ہی انہیں کسی فرد کی ساکھ کو نقصان پہنچانے، بلیک میلنگ، سیاسی پراپیگنڈا یا اخلاقی بدنامی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہ سنگین اخلاقی جرم میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

---

[3]۔ Floridi, The Ethics of Information, vol. 1, 43–45, Oxford University Press, 2013

[4]۔ Goodfellow et al., "Generative Adversarial Nets," Advances in Neural Information Processing Systems, 2014

ڈیپ فیک کے سبب سچ کا بحران:

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی نے جدید معاشروں میں ایک ایسے بحران کو جنم دیا ہے جسے بعض مفکرین علمی یا معرفتی بحران (Epistemic Crisis) قرار دیتے ہیں۔ اس بحران کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ انسان اب اس بات پر یقین نہیں کر پاتا کہ جو وہ دیکھ رہا ہے یا سن رہا ہے، وہ حقیقت ہے یا فریب۔ کیس سنسٹین کے مطابق جب معلوماتی نظاموں سے اعتماد اٹھ جائے تو معاشرہ افواہوں، خوف اور عدم استحکام کا شکار ہو جاتا ہے۔[5]

ڈیپ فیک اس عدم اعتماد کو اس حد تک بڑھا دیتا ہے کہ بصری شہادت (visual evidence) بھی ناقابلِ اعتماد ہو جاتی ہے۔ اسلامی شریعت میں شہادت کی حیثیت غیر معمولی ہے۔ قرآن مجید جھوٹی شہادت کو ان گناہوں میں شمار کرتا ہے جو اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے؛

3) وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ[6]

"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے"

ڈیپ فیک دراصل جھوٹی شہادت کو مصنوعی اور خودکار شکل میں پیدا کرتا ہے، جو اخلاقی اعتبار سے عام جھوٹ سے کہیں زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اس میں فریب کی پہچان عام انسان کے بس میں نہیں رہتی۔

انسانی اختیار کا بحران:

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا ایک نہایت گہرا اخلاقی مسئلہ یہ ہے کہ یہ انسان کی شناخت (identity) کو اس کی مرضی اور اختیار کے بغیر تکنیکی عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔ انسان کی آواز، چہرہ اور حرکات محض ڈیٹا بن کر استعمال ہونے لگتے ہیں۔ Shoshana Zuboff کے مطابق جدید ڈیجیٹل نظام انسان کو "خام مال" میں تبدیل کر دیتے ہیں، جس سے اس کی شخصیت اور تجربہ قابلِ استعمال شے بن جاتا ہے۔[7]

اسلامی تصور تکریم انسان اس کے برعکس ہے۔ اسلام میں انسان کو محض جسمانی وجود یا معلوماتی اکائی نہیں سمجھا جاتا بلکہ ایک باوقار اخلاقی ہستی تصور کیا جاتا ہے، جس کی قدر اس کی نیت، کردار اور ذمہ داری سے جڑی ہے۔ کسی شخص کی شناخت کو اس کے خلاف استعمال کرنا دراصل اس کی تکریمِ انسان کی نفی ہے، جسے قرآن نے صراحت کے ساتھ خداداد حق قرار دیا ہے۔[8]

---

[5] ، Sunstein, #Republic: Divided Democracy in the Age of Social Media, Princeton University Press, 2017

[6] ۔الفرقان 25:72

[7] ۔Zuboff, The Age of Surveillance Capitalism, PublicAffairs, New York, 2019

[8] ۔الاسراء 17:70

معاشرتی اعتماد اور اخلاقی بگاڑ:

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی صرف انفرادی سطح پر نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ معاشرتی سطح پر اعتماد کے رشتوں کو بھی کمزور کر دیتی ہے۔ جب عوام یہ یقین کرنے لگیں کہ کوئی بھی ویڈیو یا آڈیو جعلی ہو سکتی ہے، تو سچائی کی سماجی حیثیت ختم ہونے لگتی ہے۔ اس صورتحال میں نہ صرف مظلوم کی بات مشکوک ہو جاتی ہے بلکہ مجرم بھی آسانی سے انکار کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ کیفیت اسلامی تصورِ معاشرت کے بالکل برعکس ہے، جہاں سماجی زندگی کی بنیاد صدق، امانت اور اعتماد پر رکھی گئی ہے۔ ڈیپ فیک اس بنیاد کو کمزور کر کے اخلاقی انتشار کو جنم دیتی ہے، جو بالآخر فساد فی الارض کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

یہ آرٹیکل ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا مطالعہ اخلاقی، شرعی اور سماجی زاویوں سے کرتا ہے۔ اس تحقیق میں اسلامی مصادر (قرآن وحدیث) کے ساتھ جدید AI ethics literature کو تقابلی انداز میں استعمال کیا گیا ہے۔ منہجِ تحقیق بنیادی طور پر تحلیلی (Analytical) ہے، جس کا مقصد ڈیپ فیک کو ایک جدید تکنیکی مظہر کے بجائے ایک گہرے اخلاقی و شرعی مسئلے کے طور پر واضح کرنا ہے۔

بہتان اور کردار کشی

اسلامی شریعت میں انسانی سماج کی اخلاقی بنیاد سچائی، امانت اور باہمی اعتماد پر قائم ہے۔ قرآن مجید نے بار بار جھوٹ، فریب اور الزام تراشی کو نہ صرف انفرادی گناہ بلکہ اجتماعی فساد کا سبب قرار دیا ہے۔ انسانی معاشرے میں بہتان (Slander/ False Accusation) کو اس لیے خاص طور پر سنگین جرم سمجھا گیا ہے کہ یہ ایک فرد کی عزت کو نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ سماجی اعتماد کے پورے نظام کو کمزور کر دیتا ہے۔ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی اس کلاسیکی اخلاقی جرم کو ایک نئی، زیادہ طاقتور اور زیادہ پیچیدہ صورت میں سامنے لاتی ہے، جس کا فقہی تجزیہ ناگزیر ہو چکا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں بہتان کی تعریف محض جھوٹ بولنے تک محدود نہیں، بلکہ اس سے مراد کسی شخص پر ایسا الزام لگانا ہے جو اس نے حقیقت میں کیا ہی نہ ہو، اور جس کا مقصد اس کی عزت، کردار یا سماجی حیثیت کو نقصان پہنچانا ہو۔ قرآن مجید اس فعل کو شدید گناہ قرار دیتا ہے اور اسے ظلم، ایذا اور اخلاقی انحطاط کے زمرے میں رکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

4) وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا[9]

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کیے ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ بہتان محض غلط بیان نہیں بلکہ ایک کھلا ہوا گناہ اور اخلاقی جرم ہے۔ فقہاء کے نزدیک بہتان اس لیے بھی خطرناک ہے کہ اس میں جھوٹ دانستہ طور پر بولا جاتا ہے، اور اس کا مقصد کسی انسان کو اخلاقی یا سماجی طور پر مجروح کرنا ہوتا ہے۔

ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ بہتان کو جھوٹ کی اس قسم میں شمار کرتے ہیں جو "ایذاءِ مسلم" کے زمرے میں آتی ہے، اور جس کا تعلق صرف زبان سے نہیں بلکہ نیت اور اثر سے بھی ہوتا ہے۔[10] اس تعریف کی روشنی میں ڈیپ فیک محض جدید جھوٹ نہیں بلکہ منصوبہ بند اور تکنیکی بہتان ہے۔

---

9. الاحزاب 33:58

10. عسقلانی ،ابن الحجر، فتح الباری، ج 10، ص470، دارمعرفہ بیروت

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کی سب سے خطرناک خصوصیت یہ ہے کہ یہ بہتان کو بصری اور سمعی شہادت کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ قرونِ اولیٰ سے اب تک بہتان عموماً زبانی یا تحریری بیان کے ذریعے ہوتا تھا، جسے شہادت، قرائن یا گواہوں کے ذریعے رد کیا جا سکتا تھا۔ اس کے برعکس ڈیپ فیک میں جھوٹ "دیکھنے اور سننے" کے ذریعے ثابت ہوتا نظر آتا ہے، جس سے دفاع کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

اس کیفیت کو لوسیانو فلاریڈی "manufactured reality" قرار دیتے ہیں، جہاں ٹیکنالوجی حقیقت کا متبادل پیدا کر دیتی ہے۔[11]

فقہ اسلامی میں ایسی مصنوعی حقیقت کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ شریعت میں شہادت کی بنیاد یقین، صداقت اور اخلاقی ذمہ داری پر ہے۔ ڈیپ فیک کو اگر فقہی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ درج ذیل جرائم سے مشابہت رکھتا ہے:

۱۔ شہادتِ زُور (False Testimony)

۲۔ بہتان

۳۔ قذف (بعض صورتوں میں)

۴۔ اشاعتِ فاحشہ

یہ محض ایک اخلاقی لغزش نہیں بلکہ ایسا فعل ہے جو کئی شرعی ممنوعات کو بیک وقت جمع کر دیتا ہے۔

کردار کشی اور اسلامی تصورِ حرمتِ آبرو:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

5) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ: " أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ " قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا، وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَحِذْيَمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى زَائِدَةُ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.[12]

---

[11] Floridi, Ethics of Information, vol. 1, 210–214, Oxford University Press, 2013۔

[12] ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخطبہ یوم النحر، رقم الحدیث 3055

عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے خطاب کرتے سنا: "یہ کون سا دن ہے؟" لوگوں نے کہا: حج اکبر کا دن ہے اھ، آپ نے فرمایا: "تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس دن کی حرمت و تقدس ہے، خبر دار! جرم کرنے والے کا وبال خود اسی پر ہے، خبر دار! باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہو گا، سن لو! شیطان ہمیشہ کے لیے اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پوجا ہو گی، البتہ ان چیزوں میں اس کی کچھ اطاعت ہو گی جن کو تم حقیر عمل سمجھتے ہو، وہ اسی سے خوش رہے گا"۔

اسلام میں انسانی آبرو کو جان اور مال کے برابر حیثیت دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے خطبۂ حجۃ الوداع میں فرمائے گئے الفاظ:

6) " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا"

کے تحت مسلمان کی جان، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہیں اور اس حدیث کی روشنی میں کسی انسان کی کردار کشی محض اخلاقی غلطی نہیں بلکہ ایک سنگین شرعی جرم ہے۔ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے ذریعے کردار کشی اس لیے زیادہ خطرناک ہے کہ یہ مستقل ڈیجیٹل نشان (digital trace) چھوڑتی ہے۔ ایک جھوٹا الزام زبانی ہو تو وقت کے ساتھ مٹ سکتا ہے، لیکن ڈیپ فیک ویڈیو یا آڈیو انٹرنیٹ پر مستقل گردش کرتی رہتی ہے، جس سے متاثرہ فرد کی سماجی زندگی طویل عرصے تک متاثر ہوتی ہے۔ شوشانہ زبوف کے مطابق ڈیجیٹل پلیٹ فارمز انسانی تجربے کو مستقل ڈیٹا میں تبدیل کر دیتے ہیں، جس سے نقصان بھی مستقل ہو جاتا ہے۔[13] اسلامی اخلاقیات میں ایسے دائمی نقصان کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ شریعت کا مقصد انسان کو ضرر سے بچانا ہے، نہ کہ اسے دائمی اخلاقی سزا میں مبتلا کرنا۔

ڈیپ فیک اور جھوٹی شہادت:

اسلامی قانون میں شہادت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید نے جھوٹی شہادت کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔[14] شریعت کے مزاج کو سمجھا جائے تو در حقیقت شہادت دینے والا صرف واقعہ بیان نہیں کرتا بلکہ وہ اخلاقی ذمہ داری بھی قبول کرتا ہے۔ ڈیپ فیک اس تصور کو اس بنیاد پر بھی چیلنج کرتا ہے کہ اس میں شہادت کسی انسان کی زبان سے نہیں بلکہ مشین کے ذریعے دی جاتی ہے۔ مگر چونکہ اس مشین کو استعمال کرنے والا انسان ہوتا ہے، اس لیے اخلاقی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ Joseph Weizenbaum نے خبر دار کیا تھا کہ جب اخلاقی فیصلے مشین کے پردے میں چھپا دیے جائیں تو انسان اپنی ذمہ داری سے فرار حاصل کرنے لگتا ہے۔[15]

---

[13] Zuboff, The Age of Surveillance Capitalism, 93–99, PublicAffairs, New York, 2019۔

[14] الفرقان 25:72۔

اسلامی نقطہ نظر میں یہ فرار قابلِ قبول نہیں۔ اگر کوئی شخص ڈیپ فیک تیار کرتا یا پھیلاتا ہے تو وہ براہِ راست جھوٹی شہادت اور بہتان کا مرتکب ہوتا ہے، چاہے وہ خود کیمرے کے سامنے نہ آیا ہو۔

اشاعتِ فاحشہ اور ڈیپ فیک:

ڈیپ فیک کا ایک نہایت خطرناک استعمال فحش مواد اور اخلاقی بدنامی کی اشاعت ہے۔ قرآن مجید نے ایسے افراد کی شدید مذمت کی ہے جو معاشرے میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں۔ڈیپ فیک کے ذریعے کسی فرد کو اخلاقی جرائم میں ملوث دکھانا اسی اشاعتِ فاحشہ کی جدید صورت ہے۔ فقہی اعتبار سے یہ جرم اس لیے بھی سنگین ہو جاتا ہے کہ اس میں جھوٹ، بہتان اور فحاشی تینوں جمع ہو جاتے ہیں۔ دارالافتاء مصر نے ڈیپ فیک کو جھوٹ اور دھوکے پر مبنی عمل قرار دیتے ہوئے اسے شرعاً ناجائز قرار دیا ہے۔[16]

ڈیپ فیک اور قذف:

اگر ڈیپ فیک کے ذریعے کسی شخص پر زنا یا اخلاقی بدکاری کا الزام عائد کیا جائے تو یہ قذف کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ قذف اسلامی شریعت میں ایک مخصوص جرم ہے جس کی سزا بھی مقرر ہے، اور جس کے ثبوت کے لیے سخت شرائط رکھی گئی ہیں۔ ڈیپ فیک چونکہ جھوٹا اور مصنوعی ثبوت فراہم کرتا ہے، اس لیے فقہی اصول کے مطابق اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو سکتی۔ یہاں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ ڈیپ فیک نہ صرف قذف ہے بلکہ قذف کو عام کرنے اور پھیلانے کا ذریعہ بھی ہے، جس سے سماجی سطح پر بد اعتمادی اور اخلاقی انتشار بڑھتا ہے۔

ڈیپ فیک اور انسانی تکریم

اسلامی اخلاقیات میں انسان کی تکریم اس کے جسم یا تصویر تک محدود نہیں بلکہ اس کی شخصیت، کردار اور سماجی شناخت تک پھیلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید انسان کو مکرم قرار دیتا ہے[17]، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عزت کسی شرط کے بغیر واجب الاحترام ہے۔ڈیپ فیک اس تکریم کو اس بنیاد پر مجروح کرتا ہے کہ یہ انسان کو اس کی مرضی کے بغیر ایک جھوٹے بیانیے کا حصہ بنا دیتا ہے۔Luciano Floridi کے مطابق جب انسان کو معلوماتی شے (information object) میں تبدیل کر دیا جائے تو اس کی اخلاقی حیثیت کمزور ہو جاتی ہے[18] اسلامی نقطۂ نظر سے یہ تبدیلی ناقابلِ قبول ہے۔

اسلامی اخلاقیات میں انسانی تکریم محض ایک نظری تصور نہیں بلکہ ایک عملی اور لازمی اصول ہے جو فرد، معاشرہ اور ریاست تینوں کی ذمہ داریوں کا تعین کرتا ہے۔ انسان کی عزت، اس کی شناخت، اس کی ساکھ اور اس کی سماجی حیثیت ایسی اقدار ہیں جن کا تحفظ شریعت کے بنیادی مقاصد

---

[15] Weizenbaum, Computer Power and Human Reason, 6–10, W. H. Freeman, San Francisco, 1976

[16] Dar al-Ifta al-Misriyyah, “Egypt’s Dar al-Ifta Prohibits Deepfake Video and Audio Clips,” Ahram Online, 2022

[17] الاسراء 17:70

[18] Floridi, Ethics of Artificial Intelligence, 98–100, Springer, 2021

میں شامل ہے۔ڈیپ فیک ٹیکنالوجی اس پورے اخلاقی ڈھانچے کو اس بنیاد پر چیلنج کرتی ہے کہ یہ انسان کو اس کی مرضی، نیت اور اختیار کے بغیر ایک جھوٹے بیانیے کا حصہ بنا دیتی ہے۔اس طرح ڈیپ فیک محض ایک اخلاقی لغزش نہیں بلکہ انسانی تکریم پر منظم حملہ بن جاتی ہے۔

انسانی تکریم کا اسلامی تصور:

اسلامی تصورِ انسان اس بنیاد پر قائم ہے کہ انسان محض حیاتیاتی وجود نہیں بلکہ ایک باوقار اخلاقی ہستی ہے۔ قرآن مجید انسان کی تکریم کو ایک خداداد حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ [19] یہ تکریم کسی شرط، کارکردگی یا سماجی مرتبے سے مشروط نہیں بلکہ انسان ہونے کی بنیاد پر حاصل ہے۔ اسلامی فقہ میں اسی تصور کے تحت انسان کی جان، مال، عزت اور عقل کو خصوصی تحفظ دیا گیا ہے۔

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی اس تصور کی نفی اس انداز سے کرتی ہے کہ انسان کی تصویر، آواز اور حرکات کو اس کی رضامندی کے بغیر استعمال کر کے اسے جھوٹ اور فریب کے نظام کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں انسان ایک باوقار فاعل (moral agent) کے بجائے محض ایک ڈیجیٹل آبجیکٹ بن جاتا ہے۔Luciano Floridi اس کیفیت کو انسان کی "ontological downgrading" قرار دیتے ہیں، جہاں ٹیکنالوجی انسان کو اخلاقی حیثیت سے کم تر کر دیتی ہے۔[20]

اسلامی تناظر میں یہ تبدیلی ناقابلِ قبول ہے، کیونکہ شریعت میں انسان کی قدر اس کی معلوماتی افادیت نہیں بلکہ اس کی اخلاقی ذمہ داری سے متعین ہوتی ہے۔

عزت و آبرو کا تحفظ اور ڈیپ فیک:

اسلام میں انسانی آبرو کو غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے واضح فرمایا کہ مسلمان کی جان، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہیں۔[21] اس حدیث کی روشنی میں کسی شخص کی عزت پر حملہ محض اخلاقی غلطی نہیں بلکہ ایک ایسا جرم ہے جو سماجی ہم آہنگی کو تباہ کر دیتا ہے۔

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے ذریعے حرمتِ آبرو کی خلاف ورزی اس لیے زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے کہ یہ عمل وقتی نہیں بلکہ دیرپا ہوتا ہے۔ ایک جھوٹا الزام اگر زبانی ہو تو وقت کے ساتھ کمزور پڑ سکتا ہے، مگر ڈیپ فیک ویڈیو یا آڈیو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مستقل گردش کرتی رہتی ہے۔ اس سے متاثرہ فرد کی سماجی شناخت طویل عرصے تک مشکوک رہتی ہے، چاہے بعد میں اس کی بے گناہی ثابت ہو جائے۔

Shoshana Zuboff کے مطابق ڈیجیٹل معیشت میں معلومات مستقل ریکارڈ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں، جس سے نقصان بھی مستقل ہو جاتا ہے۔[22]

اسلامی اخلاقیات میں اس نوعیت کے دائمی نقصان کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ شریعت کا مقصد اصلاح اور تحفظ ہے، نہ کہ دائمی بدنامی۔

---

[19]۔ الاسراء 17:70

[20]۔ Floridi, The Ethics of Information, vol. 1, 210–214, Oxford University Press, 2013

[21]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخطبہ یوم النحر، رقم الحدیث 3055

[22]۔ Zuboff, The Age of Surveillance Capitalism, 93–99, PublicAffairs, New York, 2019

ڈیپ فیک اور اخلاقی بگاڑ:

اسلامی شریعت میں "فساد" کا تصور صرف جسمانی یا مالی نقصان تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی بگاڑ کو بھی شامل ہے۔ قرآن مجید نے ایسے اعمال کی مذمت کی ہے جو معاشرے میں بے حیائی، بداعتمادی اور انتشار پھیلاتے ہیں ۔[23] ڈیپ فیک ٹیکنالوجی اس اخلاقی فساد کو اس بنیاد پر فروغ دیتی ہے کہ یہ جھوٹ، بہتان اور فحاشی کو تکنیکی سہولت کے ساتھ عام کر دیتی ہے۔

ڈیپ فیک کے ذریعے تیار کردہ مواد اکثر سنسنی، تفریح یا سیاسی فائدے کے لیے پھیلایا جاتا ہے، مگر اس کا اصل اثر معاشرتی اخلاقیات پر پڑتا ہے۔ جب لوگ یہ دیکھیں کہ کسی کی عزت چند لمحوں میں تباہ کی جا سکتی ہے، تو معاشرے میں خوف، عدم تحفظ اور بداعتمادی پھیلتی ہے۔ یہ کیفیت اسلامی تصورِ معاشرہ کے بالکل منافی ہے، جہاں سماجی زندگی کی بنیاد صدق، امانت اور اعتماد پر رکھی گئی ہے۔

Cathy O'Neil کے مطابق جدید الگورتھمک نظام سماجی نقصان کو تیز رفتاری سے پھیلاتے ہیں، کیونکہ ان میں اخلاقی رکاوٹیں شامل نہیں ہوتیں ۔[24] ڈیپ فیک اسی غیر اخلاقی رفتار کی ایک مثال ہے۔

نفسیاتی اثرات:

ڈیپ فیک کے اثرات صرف سماجی یا قانونی نہیں بلکہ نفسیاتی بھی ہیں۔ جس فرد کو ڈیپ فیک کا نشانہ بنایا جائے، اس کے لیے اپنی بے گناہی ثابت کرنا ایک مسلسل ذہنی دباؤ بن جاتا ہے۔ اس کی خود اعتمادی، سماجی تعلقات اور پیشہ ورانہ زندگی متاثر ہوتی ہے۔ اسلامی اخلاقیات میں ایسے نفسیاتی ضرر کو بھی ظلم شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ شریعت میں ضرر صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی اور اخلاقی نقصان کو بھی شامل ہے۔

اصولِ فقہ کا قاعدہ لا ضرر ولا ضرار اس نکتے کو واضح کرتا ہے کہ کسی بھی ایسے عمل کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو فرد یا معاشرے کو نقصان پہنچائے۔ ڈیپ فیک چونکہ نفسیاتی اور سماجی دونوں سطحوں پر ضرر کا باعث بنتا ہے، اس لیے اسے اس اصول کی روشنی میں ناجائز قرار دینا منطقی ہے۔

عالمی اخلاقی اصول:

عالمی سطح پر بھی ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کو انسانی وقار کے لیے خطرہ سمجھا جا رہا ہے۔ UNESCO کی Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence میں انسانی dignity کو AI ethics کا مرکزی ستون قرار دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ ایسی ٹیکنالوجیز جو انسان کی شناخت، وقار اور خود مختاری کو نقصان پہنچائیں، اخلاقی طور پر ناقابلِ قبول ہیں ۔[25]

UNESCO کے مطابق AI systems کو اس طرح ڈیزائن کیا جانا چاہیے کہ وہ انسانی وقار کا احترام کریں، اور کسی فرد کو محض ڈیٹا یا مواد کے طور پر استعمال نہ کریں۔ یہ اصول اسلامی تصورِ تکریمِ انسان سے گہری مماثلت رکھتا ہے، جہاں انسان کو ہمیشہ مقصد سمجھا جاتا ہے، ذریعہ (means) نہیں۔

---

[23] النور 24:19

[24] O'Neil, Weapons of Math Destruction, 84–90, Crown Publishing Group, New York, 2016.

[25] UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence, 15–23, Paris, 2022.

اعتماد کا خاتمہ:

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا ایک سنگین سماجی نتیجہ یہ ہے کہ یہ اجتماعی اعتماد کو کمزور کر دیتی ہے۔ جب ہر ویڈیو یا آڈیو مشکوک ہو جائے تو سچ بولنے والا بھی شک کے دائرے میں آ جاتا ہے۔ اس صورتحال میں نہ صرف مظلوم کی بات کمزور ہو جاتی ہے بلکہ مجرم بھی آسانی سے انکار کر سکتا ہے کہ جو ثبوت پیش کیا جا رہا ہے وہ جعلی ہے۔ فرینک پیسک ول کے مطابق جدید ڈیجیٹل نظاموں میں جب شفافیت نہ ہو تو اعتماد ختم ہو جاتا ہے، اور معاشرہ "black box governance" کا شکار ہو جاتا ہے۔[26] شریعت اسلامیہ میں اعتماد کی اس ٹوٹ پھوٹ کو شدید فساد سمجھا گیا ہے، کیونکہ اجتماعی زندگی اعتماد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔

انسانی تکریم اور ڈیجیٹل ذمہ داری:

ڈیپ فیک کے مسئلے کا حل صرف ٹیکنالوجی یا قانون میں نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داری میں بھی پوشیدہ ہے۔ اسلامی اخلاقیات فرد کو اس کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتی ہیں، چاہے وہ اعمال براہِ راست ہوں یا بالواسطہ۔ ڈیپ فیک تیار کرنے والا، پھیلانے والا اور اس سے فائدہ اٹھانے والا تینوں اخلاقی طور پر ذمہ دار ہیں۔ یہ تصور اس جدید رجحان کے خلاف ہے جس میں لوگ ٹیکنالوجی کو اخلاقی ذمہ داری سے بچنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ Joseph Weizenbaum نے اسی خطرے کی نشاندہی کی تھی کہ مشینوں کے پیچھے چھپ کر انسان اپنی اخلاقی ذمہ داری سے فرار حاصل کرنے لگتا ہے۔[27] اسلامی نقطۂ نظر سے یہ فرار ناقابلِ قبول ہے، کیونکہ شریعت میں ہر فعل کا اخلاقی حساب انسان ہی کو دینا ہوتا ہے۔

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے اخلاقی اور شرعی مضمرات کا تجزیہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس مسئلے کو معاصر فقہی اداروں کی رہنمائی، اسلامی قانون کے عملی اطلاق اور مستقبل کی اخلاقی حکمرانی (governance) کے تناظر میں نہ دیکھا جائے۔ اسلامی شریعت محض نظری اصولوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا عملی اخلاقی نظام ہے جو نئے پیدا ہونے والے مسائل کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی لیے جدید ٹیکنالوجی کے تناظر میں فقہی اداروں کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ یہی ادارے کلاسیکی اصولوں کو عصری حالات پر منطبق کرتے ہیں۔

ڈیپ فیک پر معاصر فقہی اداروں کی آراء:

جدید دور میں متعدد فقہی اداروں نے مصنوعی ذہانت اور اس سے جڑے اخلاقی مسائل پر غور کیا ہے۔ اگرچہ ڈیپ فیک بطور اصطلاح کلاسیکی فقہی متون میں موجود نہیں، مگر اس کے مضمرات ایسے ہیں جن پر فقہی قیاس اور اصولی استدلال کے ذریعے واضح حکم لگایا جا سکتا ہے۔

---

[26] Pasquale, The Black Box Society, 3–8, Harvard University Press, Cambridge, 2015۔

[27] Weizenbaum, Computer Power and Human Reason, 6–10, W. H. Freeman, San Francisco, 1976۔

دارالافتاء مصر نے ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے حوالے سے ایک واضح موقف اختیار کیا ہے، جس میں جعلی ویڈیوز اور آڈیوز کی تیاری اور اشاعت کو شرعاً ناجائز قرار دیا گیا ہے، کیونکہ یہ جھوٹ، دھوکہ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔[28]

Dar al-Ifta al-Misriyyah, "Egypt's Dar al-Ifta Prohibits Deepfake Video and Audio Clips," Ahram Online, January 7, 2022

دارالافتاء کے اس موقف کی بنیاد محض جھوٹ کی حرمت نہیں بلکہ انسانی آبرو، سماجی اعتماد اور اخلاقی نظم کے تحفظ پر ہے۔ اسی طرح International Islamic Fiqh Academy نے مصنوعی ذہانت سے متعلق اپنی قرارداد میں واضح کیا ہے کہ AI کا استعمال اصولاً مباح ہو سکتا ہے، مگر اس کے لیے یہ شرط لازم ہے کہ وہ انسانی حقوق، عزت، رازداری اور عدل کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔[29] (International Islamic Fiqh Academy, Resolution No. 258 (3/26), 2025)۔ اگر اس قرارداد کو ڈیپ فیک کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی—جب انسانی آبرو، سچائی اور عدل کو نقصان پہنچائے—شرعی حدود سے تجاوز کر جاتی ہے۔

یہ ادارہ جاتی رہنمائی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ڈیپ فیک کو محض ایک "غلط استعمال" نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی خطرہ سمجھا جانا چاہیے جس کے لیے واضح شرعی موقف اور عملی اقدامات ضروری ہیں۔

فقہی اصولوں کی روشنی میں ڈیپ فیک کا حکم

اسلامی فقہ میں کسی نئے مسئلے کے حکم کے تعین کے لیے چند بنیادی اصول استعمال کیے جاتے ہیں، جن کی روشنی میں ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

۱۔ سب سے پہلے اصول" لا ضرر ولا ضرار '' سامنے آتا ہے۔ اس اصول کے مطابق کسی بھی ایسے عمل کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو فرد یا معاشرے کو نقصان پہنچائے۔ ڈیپ فیک چونکہ براہِ راست نفسیاتی، سماجی اور اخلاقی ضرر کا سبب بنتی ہے، اس لیے اس اصول کے تحت اس کی ممانعت واضح ہو جاتی ہے۔

۲۔ دوسرا اہم اصول سدّ الذرائع ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ذرائع کو بھی بند کر دیا جائے جو بالآخر حرام یا فساد تک لے جائیں۔ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا غالب استعمال چونکہ بہتان، بلیک میلنگ، فحاشی اور دھوکہ دہی میں ہو رہا ہے، اس لیے فقہی اعتبار سے اس کے دروازے بند کرنا ضروری ہو جاتا ہے، خصوصاً ان صورتوں میں جہاں انسانی آبرو کو شدید خطرہ لاحق ہو۔ ابن تیمیہ نے "سدّ الذرائع" کے اصول پر گفتگو کرتے ہوئے

---

[28] Weizenbaum, Computer Power and Human Reason, 6–10, W. H. Freeman, San Francisco, 1976

[29] Weizenbaum, Computer Power and Human Reason, 6–10, W. H. Freeman, San Francisco, 1976

لکھا کہ اگر کوئی ذریعہ غالباً حرام نتائج تک پہنچاتا ہو تو شریعت اس ذریعے کو بھی بند کر دیتی ہے، خواہ وہ بذاتِ خود مباح کیوں نہ ہو۔[30] چونکہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا غالب استعمال بہتان، دھوکہ اور بدنامی میں ہو رہا ہے، اس لیے یہ اصولی طور پر ممنوع قرار پاتی ہے۔

۳۔ تیسرا اصول حفظ العرض ہے، جو مقاصدِ شریعت میں سے ایک بنیادی مقصد ہے۔ انسانی عزت اور آبرو کا تحفظ اسلامی قانون میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ ڈیپ فیک چونکہ براہِ راست اسی مقصد کو نقصان پہنچاتی ہے، اس لیے مقاصدی تناظر میں بھی یہ ٹیکنالوجی ناجائز قرار پاتی ہے۔

ان اصولوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی خصوصاً جب کسی فرد کی شناخت، آواز یا تصویر کو اس کے خلاف استعمال کیا جائے شرعی طور پر قابلِ قبول نہیں۔

اخلاقی ذمہ داری اور قانونی جواب دہی:

ڈیپ فیک کے مسئلے میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ جدید ڈیجیٹل ماحول میں اکثر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ چونکہ مواد مشین نے تیار کیا ہے، اس لیے انسانی ذمہ داری کم ہو جاتی ہے۔ اسلامی اخلاقیات اس دلیل کو مکمل طور پر رد کرتی ہیں۔

اسلامی تصورِ ذمہ داری کے مطابق ہر وہ شخص جو کسی فعل کا سبب بنتا ہے، وہ اس فعل کے نتائج کا ذمہ دار ہوتا ہے، چاہے اس نے وہ فعل براہِ راست انجام دیا ہو یا بالواسطہ۔ ڈیپ فیک کے معاملے میں:

- تیار کرنے والا
- پھیلانے والا
- اور جان بوجھ کر اس سے فائدہ اٹھانے والا
- تینوں اخلاقی اور شرعی طور پر ذمہ دار ہیں۔

جوزف وائزنبوم نے اس رجحان کی نشاندہی کی تھی کہ لوگ ٹیکنالوجی کو اخلاقی ذمہ داری سے بچنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔[31] اسلامی شریعت میں یہ فرار ممکن نہیں، کیونکہ ہر عمل کا حساب انسان ہی کو دینا ہوتا ہے۔

ڈیپ فیک اور ریاستی و سماجی ذمہ داریاں

اسلامی قانون میں صرف فرد نہیں بلکہ ریاست اور معاشرہ بھی اخلاقی ذمہ داری رکھتے ہیں۔ ریاست کا فرض ہے کہ وہ ایسے اعمال کو روکے جو سماجی فساد کا سبب بنیں یا بن سکتے ہیں۔ ڈیپ فیک کے معاملے میں اس کا مطلب یہ ہے کہ:

1۔ واضح قانونی ضوابط بنائے جائیں۔

2۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو جواب دہ بنایا جائے۔

3۔ متاثرہ افراد کو فوری انصاف فراہم کیا جائے۔

---

[30]۔ ابن تیمیہ، امام، مجموع الفتاوی، ج23، ص243، دار الوفاء، ریاض 1995

[31]- Weizenbaum, Computer Power and Human Reason, 6–10, W. H. Freeman, San Francisco, 1976

UNESCO کی Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence میں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ریاستیں ایسی AI ٹیکنالوجیز کے لیے مضبوط قانونی اور اخلاقی فریم ورک قائم کریں جو انسانی وقار کو نقصان پہنچا سکتی ہوں۔[32] اسلامی اصولِ عدل اور ذمہ داری اس عالمی موقف سے مکمل ہم آہنگ ہیں۔

شرعی واخلاقی سفارشات

اس تجزیے کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

اول، ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کی تیاری اور اشاعت کو اصولی طور پر ممنوع قرار دیا جائے، سوائے ان محدود صورتوں کے جہاں عدمِ ضرر اور شفاف وواضح مقصد موجود ہو۔

دوم، کسی فرد کی آواز، تصویر یا شناخت کو اس کی رضامندی کے بغیر استعمال کرنا شرعاً ناجائز ہے اسی لیے اس پر سخت اخلاقی و قانونی پابندیاں عائد کی جائیں۔

سوم، اسلامی معاشروں میں ڈیجیٹل اخلاقیات کے بارے میں عوامی آگاہی پیدا کی جائے، تاکہ لوگ ڈیپ فیک کے خطرات کو سمجھ سکیں اور اس کے پھیلاؤ کا حصہ نہ بنیں۔

چہارم، فقہی ادارے ڈیپ فیک اور اسی نوعیت کی ٹیکنالوجیز پر مسلسل اجتہادی نظر رکھیں، کیونکہ ٹیکنالوجی کی رفتار روایتی فقہی مباحث سے کہیں زیادہ تیز ہے۔

حاصل کلام

اس آرٹیکل میں کی گئی بحث و دلائل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیپ فیک ٹیکنالوجی محض ایک جدید ڈیجیٹل ایجاد نہیں بلکہ ایک گہرا اخلاقی اور شرعی مسئلہ بھی ہے جو انسانی تکریم، حرمتِ آبرو اور سماجی اعتماد کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں بہتان، جھوٹی شہادت اور کردار کشی کو ہمیشہ سے شدید جرم سمجھا گیا ہے، اور ڈیپ فیک ان ہی جرائم کو ایک نئی اور زیادہ مؤثر شکل میں سامنے لاتی ہے۔

اسلامی اخلاقیات، مقاصدِ شریعت اور معاصر فقہی اداروں کی رہنمائی سب اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ ایسی ٹیکنالوجی جو انسان کو محض ایک ذریعہ بنادے اور اس کی عزت کو نقصان پہنچائے، قابلِ قبول نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ڈیپ فیک کے مسئلے کا حل محض تکنیکی یا قانونی نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی بھی ہے۔

اگر ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کو بغیر واضح شرعی و اخلاقی حدود کے چھوڑ دیا گیا تو یہ جدید معاشروں میں ایک ایسے اخلاقی انتشار کو جنم دے گی جس کے اثرات نسلوں تک محسوس کیے جائیں گے۔ اس کے برعکس، اگر اسلامی اصولِ تکریمِ انسان، عدل اور ذمہ داری کو مرکز بنا کر اس ٹیکنالوجی کا جائزہ لیا جائے تو انسانی وقار اور سماجی انصاف کا تحفظ ممکن ہو سکتا ہے۔

مصادر مراجع

القرآن، کلام اللہ تعالیٰ

32- UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence, 15–23, Paris, 2022

ابن تیمیہ، امام، مجموع الفتاوی، ج23، ص243، دارالوفاء، ریاض1995ء

ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجہ، دار إحياء الكتب العربية1409ھ

ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد، فتح الباري شرح صحيح البخاري. لاھور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميہ، 1401ھ

Dar al-Ifta al-Misriyyah, "Egypt's Dar al-Ifta Prohibits Deepfake Video and Audio Clips," Ahram Online, 2022

Floridi, Ethics of Artificial Intelligence, Springer, 2021

Floridi, The Ethics of Information, Oxford University Press, 2013

Floridi, The Ethics of Information, vol. 1, 43–45, Oxford University Press, 2013

Goodfellow et al., "Generative Adversarial Nets," Advances in Neural Information Processing Systems, 2014

O'Neil, Weapons of Math Destruction, Crown Publishing Group, New York, 2016

Pasquale, The Black Box Society, Harvard University Press, Cambridge, 2015

Sunstein,Republic: Divided Democracy in the Age of Social Media, Princeton University Press, 2017

UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence, Paris, 2022

Weizenbaum, Computer Power and Human ReasonW. H. Freeman, San Francisco, 1976

Zuboff, The Age of Surveillance CapitalismPublicAffairs, New York, 2019